UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232669
UNIVERSAL
LIBRARY

ہدیۃ المکۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کی نہایت کی کہتا ہی مسکین محمد قطب الدین دہلوی کہ بعضی مسئلو نمین جو یہان اختلاف ہو رہا تھا علما کی درمیان مین جب یہہ عاجز مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا مین پہنچا تو وہان دریافت کیا کہ یہان خوب حق گو عالم کونسی ہین تو لوگون نی کہا کہ مفتی صاحب مکہ معظمہ کی کہ نام اونکا عبد اللہ میر غنی ہی پس اس عاجز نی ملاقات کی تو واقع مین بہت بی غرض و بی طمع اور حق گو پایا بعد ازان ایک چند سوال ایک آن پڑہ کی ہاتہہ اونکی خدمت بابرکت مین بہیجے اونہون نی جواب اونکی لکہکر عنایت فرمائی اس عاجز نی چاہا کہ اونکا ترجمہ کرکر چہپوادے تا کہ فایدہ ہو بہائی مسلمانونکو پس اون سوالون مع اونکی جوابونکی بعینہ نقل کی اور بعد سوال اور جواب کی ترجمہ ہر ایک کا ہندی زبان مین کرکر بطور رسالہ کی مرتب کیا اور نام اسکا ہدیۃ المکۃ رکہا اللہ تعالی سبکو اس سی بہرہ مند کری اور یہہ استفتا مہری مفتی صاحب موصوف کی اس عاجز کی پاس موجود ہین جس کسیکو شبہ ہو آنکر دیکہہ لی جزی اللہ حسن الجزاء المفتی و للمحقق المنتفع والمولف منہ و کرمہ

سوال ۱

ہل یجوز الاذان عند القبر بعد دفن المیت فی المذہب الحنفی ام لا بینوا توجروا ومن اصر علیہ واعتقدہ من السنت وذم تارکہ فما حکمہ امصیب ام خاطی مبتدع فبینوا بالصواب یعنی کیا جائز ہی اذان دینی قبر کی پاس بعد دفن کرنی میت کی مذہب حنفی مین یا نہین بیان کرو اجر دی جاوگی اور جو کوئی اصرار کری اوسپر اور اعتقاد کری اسکو سنت ہونیکا اور مذمت کری اوسکی تارک کی پس کیا ہی حکم اوسکا آیا حق پر ہی یا خطا کار بدعتی ہی پس بیان کرو اچہی طرح

جواب ۱

الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما ذکر فی البحر الرائق ما نصہ ویکرہ عند القبر کل ما لم یعہد من السنۃ والمعہود منہا لیس الا زیارتہا والدعاء عندہا قایما کما کان یفعل صلی اللہ علیہ وسلم فی الخروج للبقیع انتہی ومنہ یعلم الجواب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر عبد اللہ بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما

(عبد اللہ میر غنی)

یعنی سب تعریف ہی اللہ رب العالمین کی لئی ای رب میری زیادہ دی مجکو علم ذکر کیا گیا ہی بحر الرائق مین صراحۃ اور مکروہ ہی نزدیک قبر کی ہر وہ چیز کہ نہین ثابت ہوئی سنت سی اور ثابت سنت سی نہین ہی مگر زیارت قبرونکی اور دعا کرنی پاس اونکی کہڑی ہوکر جیسا کہ کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت نکلنی کی جنت البقیع کی طرف کی کہ نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ مین تمام ہوا مضمون بحر الرائق کا اور اس سی معلوم ہوا جواب اور اللہ سبحانہ و تعالی خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکہنی کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹی محمد کی کہ لقب اسکا میر غنی ہی اور مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا

ہو دی اللہ کارساز اون دونون کا یعنی باپ بیٹونکا دعا کرتا ہون یہہ حمد کرتا ہوا اللہ کے اور صلوۃ وسلام بہیجتا ا

اوسکی رسول پر **سوال ۲** الطعام المنذور لغیر اللہ حلال ام حرام وان حرام فما سببہ امہ بینوا توجروا یعنی

طعام منت مانا گیا غیر اللہ کی لئی حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہی تو کس سبب سے حرام ہے بیان کرو تو اجر دی جاوگی **جواب ۲**

الحمد للہ رب العلمین رب زدنی علما حرام باطل کما فی عامۃ الکتب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر عبد اللہ

بن محمد میرغنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامدا مصلیا مسلما عبد اللہ میرغنی یعنی سب تعریف ہے اللہ کی لئے

کہ جو صاحب ہے ساری جہان کا ای رب میرے زیادہ دی مجکو علم حرام ہی باطل ہی یعنی طعام نذر لغیر اللہ کا جیسا

اکثر کتابون میں ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکھنی کا تقصیروار عبد اللہ بیٹی محمد کینی کہ لقب اوسکا

میرغنی ہی اور مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہووے اللہ کارساز اون دونونکا دعا کرتا ہون یہہ حمد کرتا ہوا اللہ کے

اور درود وسلام بہیجتا ہوا اوسکی رسول پر **سوال ۳** ما قول العلماء فی تقبیل قبر الوالدین وغیرہما من قبور الاکابر

فیجوز اولا قال فی القنیۃ ہو من عادۃ النصاری وقال علی القاری فی شرح عین العلم ولا یمس القبر

ولا التابوت ولا الجدار فورد النہی عن مثل ذلک لقبرہ علیہ الصلوۃ والسلام فکیف لقبور سائر الانام ولا یقبل

فانہ زیادۃ علی المس فہو اولی بالنہی فالتقبیل مختص بالحجر الاسود وبایدی الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والعلماء

والصلحاء رحمہم اللہ فبینوا اجازہ او عدمہ فی الجواب توجروا من اللہ تعالی یوم الحساب یعنی کیا فرماتی ہین علماء

بیچ مقدمہ بوسہ دینے قبر مان باپ کیکے اور سوائے انکیکی بزرگون کی قبرونکو پس جایز ہی یا نہین کہا ہی قنیہ مین

کہ یہہ عادت نصاری کی سی ہی اور کہا ملا علی قاری نی عین العلم کی شرح مین اور نہ چہوی یعنی قبر کو اور نہ تابوتکو

اور نہ دیوار کو پس وارد ہوئے ہی نہی مانند اسکیسی واسطے قبر آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کیکی پس کیونکر جایز ہووے واسطے

قبور مخلوق کیکی اور نہ بوسہ دی قبر کو اسلئی کہ وہ زیادہ ہی چہونیسی پس وہ اولی ہی ساتہہ نہی کی یعنی بطریق

اولی منع ہی اسلئی کہ بوسہ دینا خاص کیا گیا ہی ساتہہ حجر اسود کی اور ساتہہ ہا تون انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام

کی اور ساتہہ ہاتون علماء اور صلحاء رحمہم اللہ کی پس بیان کرو جایز ہونا اوسکا یا نہ جایز ہونا اوسکا جواب مین

ثواب دئے جاوگی اللہ تعالی کیطرف سی روز حساب کے **جواب ۳** الحمد للہ رب العلمین رب زدنی علما ما ذکر

بدعۃ غیر مستحسنۃ فیکون مکروہا کما یستفاد من کثیر من المعتبرات واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقصر

عبد اللہ بن محمد میرغنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ تعالی لہما حامدا مصلیا مسلما عبد اللہ میرغنی یعنی سب

تعریف ہے اللہ رب العالمین کی لئی ای رب میرے زیادہ کر مجکو علم جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا یعنی بوسہ دینا قبرون کو

بدعت بری ہی پس ہوگا یہہ مکروہ جیسا کہ سمجہا جاتا ہی بہت معتبر کتابونسی اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہے

حکم کیا اسکی لکھنی کا تقصیروار عبد اللہ بیٹی محمد کینی کہ لقب اوسکا میرغنی ہی مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کی ہووے

اللہ تعالی کارسازاونکا دعا کرتا ہون مین یہہ حمد کرتا ہوا اللہ کی اور درود وسلام بہیجتا ہوا اوسکی رسول
علیہ وسلم **سوال ۴** ما قول العلماء فی استعانۃ الاحیاء بالموتی فی طلب الحاجۃ ووسعت الرزق والا
مثلا یقال لہم عند القبور ان تدعوا اللہ تعالی لنا فی دفع فقرنا وبسط رزقنا وکثرۃ اولادنا وشفاء مرضانا
وفلاحنا فی الدارین لانکم سلفنا مستجابو الدعوات عند اللہ فہل تجوز الاستعانۃ والاستغاثۃ بالاموات
بہذا الطریق المذکور ام لا فبینوا جوازہا وعدم جوازہا من الکتاب والسنت واقوال المجتہدین توجروا
رب العالمین یعنی کیا فرماتی ہین علماء بیچ مدد مانگنی زندونکی ساتہہ مردونکی بیچ طلب کرنی حاجہ کی اور
رزق کی اور اولاد کی مثلا کہ کہا جاوی اونکی لئی قبرونکی پاس یہہ کہ دعا کرو تم اللہ تعالی سی ہمارے
بیچ دفع کرنی فقر ہمارےکے اور فراخی رزق ہمارےکی اور کثرت اولاد ہمارےکی اور شفاء پانی بیمارون ہمارے
اور مطلب یاب ہونی ہمارےکی دارین مین یعنی دنیا اور آخرت مین اسلئی کہ تم پیشرو ہمارے ہو تمہاری دعا قبول
ہوتی ہی اللہ تعالی کی نزدیک پس آیا جایز ہی مدد مانگنی اور فریاد رسی چاہنی ساتہہ مردونکی اس طریق
کی گئی سی یا نہین پس بیان کرو جایز ہونا اسکا اور نہ جایز ہونا اسکا کتاب سنت سی اور اقوال مجتہدین
ثواب دئی جاؤگی اللہ رب العلمین کیطرف سے **جواب ۴** الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما الاستغاثۃ
بالانبیاء والاولیاء مطلوبۃ الا انہا لم تشرع فی الموضع المذکور واللہ سبحانہ وتعالی اعلم امر برقمہ المقیر
بن محمد میرغنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ تعالی لہا حامدا مصلیا مسلما یعنی سب تعریف
اللہ کی لئی کہ جو صاحب ہے ساری جہان کا ای رب میرے زیادہ دی مجکو علم فریاد رسی چاہنی ساتہہ انبیاء
اور اولیاء کی یعنی اونکی زندگی کی حالت مین طلب کی گئی ہی مگر تحقیق وہ نہین ثابت ہے شرع سی جگہہ ذکر
کی گئی مین یعنی قبر پر اور اللہ سبحانہ وتعالی خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکہنی کا تقصیر وار عبد اللہ بیٹی محمد کی نے
کہ لقب اونکا میرغنی ہی مذہب مین حنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہو اللہ کارساز اون دونون کا دعا کرتا ہون یہہ
حمد کرتا ہوا اللہ تعالی کی اور درود وسلام بہیجتا ہوا اوسکی رسول پر **سوال ۵** ما قول العلماء الراسخین بالسنۃ
السنیۃ والمتمسکین بکلام خیر البریۃ فی القوم الذین اعتادوا بعد اداء صلوۃ المغرب من الفرض والسنۃ
الراتبۃ علی الرکعتین ویسمونہا الصلوۃ الغوثیۃ فبعد ادائہما یخرفون عن القبلۃ ویتوجہون نحو البغداد و
یتقدمون من المصلی احدی عشرۃ قدما قدامہم ویرجعون رجعۃ القہقری ویقرؤن یا قاضی الحاجات یا کاشف
الکربات یا دافع البلیات مستغیثین بجناب شیخ الکامل والمکمل سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالی ویعلمون
بزعمہم ان ہذا الفعل موجب البرکات فی الدنیا وسبب النجات فی الاخری ویعتقدون ان الشیخ المرحوم یعلم
ہذہ الصیغۃ من ضرب الاقدام ویسمع اقوالنا واستغاثتنا من الامکنۃ البعیدۃ ولیقضی حاجاتنا ویصلح احوالنا

والہذا الزعم یواظبون علی ہذہ الکلمات یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ
فی الغدو والاصال بطریق العجز والابتہال لکثرۃ الرزق والاولاد والمال والمنال فی کل حال و قال القاری
فی شرح فقہ اکبر ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالی احیاناً وذکر الحنفیۃ
تصریحا باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض
الغیب الا اللہ کذا فی المسایرۃ انتہی کلامہ وقال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیرہ
تحت ہذہ الایۃ الکریمۃ انہ لما بین انہ المختص بالقدرۃ فکذلک بین انہ المختص بعلم الغیب الاٰیۃ سبقت لاختصاصہ
تعالی بعلم الغیب وان العباد لا علم لہم بشئ منہ واما قولہ وما یشعرون فہو صفت لاہل السموات والارض
نفی ان یکون لہم علم الغیب انتہی کلامہ مختصراً وایضاً فیہ تحت ہذہ الایۃ الکریمۃ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ہو یدل علی کونہ تعالی منزہا عن الضد والند وتقریرہ ان قولہ وعندہ مفاتح الغیب یفید الحصر ای عندہ
لا عند غیرہ ولو حصل موجود الکان مفاتح الغیب حاصلۃ ایضا عند ذلک الاخر حج بطل الحصر انتہی ما فی الکبیر
وقال صاحب البحر الرائق فی باب نذر المعصیۃ ومنہا ان المنذور لمیت والمیت لا یملک ومنہا انہ ظن
ان المیت متصرف فی الامور دون اللہ واعتقادہ ذلک کفر انتہی کلامہ وقال صاحب البیضاوی تحت
ہذہ الایۃ الکریمۃ وہم عن دعائہم غافلون لانہم اما جماد وعباد مسخرون مشتغلون باحوالہم انتہی ما فی
البیضاوی فمن یفعل ہذہ الافاعیل ویقول تلک الاقاویل ویعتقد علی ما حررنا فی شان الاولیاء
فما حکمہ اہو فاسق مومن او مشرک وکافر وہذا من البدعۃ الفسقیۃ او الشرکیۃ والکفریۃ اولا بینوا الجواب
حسبۃ للہ لفصل الخطاب تؤجروا عند رب الارباب یوم الحساب یعنی کیا فرماتی ہین علماء ہتوار ساتہہ سنت
روشن بیضا اور سند پکڑنیوالی ساتہہ کلام بہترین خلق کی اوس قوم کی حقمین کہ عادت پکڑی ہی بعد ادا
نماز فرض وسنت معمولی مغرب کے اوپر پڑہنی دو رکعتونکی اور کہتی ہین اونکو نماز غوثیہ پہر بعد ادا کرنی ان
دونون رکعتونکی منحرف ہوتے ہین قبلہ سی اور متوجہ ہوتی ہین جانب بغداد کی اور آگی بڑہتی ہین مصلی سے
گیارہ قدم سامہنی اپنی اور پہرتی ہین اولٹی پانو اور پڑہتی ہین ان قدمون کی چلنی مین یا قاضی الحاجات
یا کاشف الکربات یا دافع البلیات اسحالمین کہ فریاد رسی چاہتی ہین جناب شیخ کامل ومکمل سید عبد القادر
جیلانی رحمہ اللہ سے اور جانتی ہین اپنی گمانمین کہ یہہ فعل سبب برکتونکا ہی دنیا مین اور سبب حسنات کا ہے
آخرت مین اور اعتقاد کرتی ہین یہہ کہ شیخ مرحوم جانتی ہین اس فعل کو یعنی قدمونکی چلنی کو اور سنتی ہین
اقوال ہمارے اور استغاثہ ہمارا دور دور جگہونسی اور روا کرتی ہین حاجتین ہمارے اور درست کرتی
ہین احوال ہمارے اور بسبب اسی گمان کی مواظبت کرتی ہین ان کلمون پر یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ صبح و شام مین بطریق عجز و زاری کیو اسطی ہدایت رزق اور اولاد اور مال
و منال کی ہر حالمین حال آنکہ کہا ملا علی قاری نی فقہ اکبر کی شرح مین پہر جان تو کہ انبیاء نہین جانتے
ہین غائب چیزون کو مگر جو کچہہ کہ معلوم کروا دیتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ کبہی کبہی اور ذکر کیا ہی حنفیون نی
صراحۃً کہ کافر ہو جاتا ہی اس اعتقاد سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہین غیب کو واسطی معارضہ قول
اللہ تعالیٰ کی قل لا یعلم الخ یعنی کہہ کہ نہین جانتی ہین وہ شخص کہ آسمان و زمین مین ہین غیب کو سوائے
اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی ہی کتاب مسایرہ مین کہ ابن ہمام رح کی ہی تمام ہوا کلام ملا علی قاری کا اور کہا
امام فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین اسی آیۃ کی تفسیر مین یہہ کہ اللہ تعالیٰ نی جبکہ بیان کیا یہہ کہ وہ خصوصیت
رکہتا ہی ساتہہ قدرت کی پس آسی بیان کیا یہہ کہ وہ خصوصیت رکہتا ہی ساتہہ علم غیب کے یہہ آیۃ
بیان کی گئی واسطی خصوصیت رکہنی اللہ تعالیٰ کی ساتہہ علم غیب کے اور واسطی اسکی کہ بندون کو کچہہ
علم نہین ہے غیب کا اور اسی پر قول اوسکا و ما یشعرون پس وہ صفت ہی اہل سموات و ارض کی نفی کی
اوس اسکی کہ ہو اونکی لئی علم غیب تمام ہوا کلام فخر الدین رح کا بطریق اختصار کی اور نیز بدستور تفسیر کبیر مین
تحت اس آیۃ کریمہ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو کی لکہا ہی کہ دلالت کرتا ہی یہہ قول اوپر منزہ اللہ تعالیٰ
کی منزہ شریک و ہمسر سے اور تقریر اوسکی یہہ ہی کہ قول اللہ تعالیٰ کا وعندہ مفاتح الغیب فایدہ دیتا ہی حصر کا
یعنی اوسکی پاس ہین نہ اوسکی غیر کی پاس اور اگر حاصل ہو غیب کسے مخلوق کو تو البتہ ہون کنجیان غیب کے
بہی حاصل اوس غیر کی پاس اور اوسوقت باطل ہو جائیگا حصر تمام ہوا مضمون تفسیر کبیر کا اور کہا بحر الرائق
کی مصنف نے بیچ باب نذر معصیت کی اور معصیت سی ہی کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میت ہے اور میت مالک ہوتا نہین ہے
اور معصیت ہی یہہ کہ نذر کرنیوالی نی گمان کیا یہہ کہ میت تصرف کرتا ہی امور مین سوائے اللہ تعالیٰ کی اور یہہ اعتقاد
اوسکا کفر ہی تمام ہوا کلام صاحب بحر الرائق کا اور کہا بیضاوی کی مصنف نے نیز اس آیہ کریمہ کی و ہم عن دعائہم
غافلون اسلئی کہ وہ یا تو جماد ہین یا بندی تابعدار مشغول بکرنیوالی ساتہہ احوال اپنی کی تمام ہوا مضمون بیضاوی کا
پس جو کوئی یہہ افعال کری اور کہی یہہ اقوال اور معتقد ہو اولیاء کی حق مین ان باتونکا کہ جو لکہین ہے
پس کیا ہی حکم اوسکا آیا وہ مومن فاسق ہی یا مشرک و کافر اور یہہ بدعت فسقیہ کی قسم سی ہے یا شرکیہ و کفریہ
قسم سی یا کچہہ نہین ہی بیان کرو جواب ہین بامید ثواب الٰہی کی اچھی طرح اجر دی جاؤگی نزدیک رب الارباب کے
روز حساب کے **جواب** الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما حنفیہ کا ان اعتقادہم ما ذکر السائل فہم
فحکمہم بالنص علیہ عن الملا علی قاری نقلا عن ائمۃ الحنفیۃ واللہ سبحانہ ملہم الصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ
الفقیر عبد اللہ ابن محمد المیرغنی الحنفی المفتی بمکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامدا مستغفرا مصلیا مسلما (مہر: عبد اللہ میرغنی)

ترجمہ جواب لعب یقین خداکیواسطی ہین کہ پرورش کرنیوالا ساری جہانکا ہی اہی اللہ میری مجکو بہت سا
علم دی اگر حقیقت مین اعتقاد اوس قوم کا ایسا ہی ہی جیسا ذکر کیا سائل نی اوسکی حقین تو حکم اونکا
وہ ہی ہی جیسی کہ تصریح کی ہی ملا علی قاری رحمہ اللہ نی بطریق نقل کی حنفی مذہب کے اماموننی اور اللہ
پاک دلمین ڈالنی والا ہی اچہی باتکو اور خدا ہی کیطرف سے رجوع اور بازگشت ہے لکہا اس جواب کو آرزومند
خدا کی بخشش کینی یعنی عبد اللہ محمد کی بیٹی نی کہ لعب اوسکا میر عینی ہی حنفی مذہب مین ہی اور مکہ شریف
کی مفتی ہی اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی اون دونونکا مددگار رہووی درحالیکہ مین حمد کرتا ہون
اللہ کی اور اوس ہی استغفار چاہتا ہون اور اوسکی رسول مقبول پر درود اور سلام بہیجتا ہون فقط

ترجمہ فتوی مفتی محمد صدر الدینخان بہادر صدر الصدور دہلی معہ سوال وجواب

سوال فقیہون رحمہم اللہ کا کیا قول ہی اس صورت مین کہ ایک شخص گیارہ قدم عراقکی طرف چلے بعد نماز کی
شیخ عبد القادر گیلانی قدس سرہ کیواسطی کیا حکم ہی کرنیوالا اوسکا مرتکب کبیرہ گناہ کا ہوتا ہی یا صغیرہ
کا یا مستحب کا یا مباح کا یا کفر کا یا شرک کا اسکو بیان کرو خدا تمکو اجر دی **جواب** جاننا چاہی کہ
حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر گیلانی کی فضایل وکمال اور مناقب اور مفاخر آفتاب کے مانند
روشن ہین اور کرامتین اونکی پی درپی ہوئی ہین چنانچہ اونہیکی حقین کہا گیا ہی کہ کوئی جہانکی شیخونمین سے
اونکی برابر نہین ہوا اور وہ علم اور عمل اور زہد اور تقوی اور حقیقتون اور خدا کی معرفتونمین سب کاملون سے
بڑی کامل اور خدا کی بارگاہ کی مقبول ہتی اور یہہ اونکی بزرگی اور بڑائی مرتبہ کی اسواسطی ہی کہ وہ
متابعت سنت نبویہ مین اور قرآن وحدیث کی عمل کرنیمین اور اللہ اور رسول کی حکمونپر ثابت رہنے مین
اور صحابہ عظام کی خصلت اور عملونکی پیروی کرنیمین اور بری کامونسی بہت بچنی مین اور سب حالتونمین
توکل اور اعتماد کی نظر اللہ تعالی پر رکہنی مین اور محبت کامل کرنی خدا کی عنایتونمین بڑے مضبوط اور
مستقیم ہتی سو اگر کوئی کام ان کامونکی خلاف فعلی ہو یا قولی اون حضرتسی نقل کیا جاوے تو اوسکو ماننا
نچاہیئی اکابر دین سی ایسی بات یعنی جو خلاف شرع کی ہو ہرگز سرزد نہین ہوتے جیساکہ اوس جناب سے
نقل کرتی ہین کہ جو کوئی مغرب کے نماز کی بعد گیارہ قدم عراق کی طرف خوب تعظیم سی حرکت کری
اور اپنی منہہ کو اوسطرف متوجہ کرکی میرا نام زبان پر لاوی اور اپنی حاجت چاہی اوسکی حاجت
برآوی کیونکہ یہہ فعل خلاف قرآن وحدیث اور خلاف طریقہ خلفا ہدایت کرنیوالون اور ہدایت کئے
ہوئونکی ہی کہ جنکی حقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین
من بعدی یعنی تم لازم جانو اپنی اوپر میرے طریقہ کو اور میری پیچہی خلیفون رہنمائی کرنیوالون کی طریقہ کو

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارونکی خصلت اور عمل کی مطابق اور کسیکی خصلت اور عمل نہین تھا
چنانچہ اونکی حق مین یہہ حدیث ہے کہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم فاہتدیتم یعنی میری یار ستارونکی مانند ہین
جسکو تم اپنا پیشوا سمجھو گی ہدایت پاؤگی اور بلکہ کسی تابعین اور تبع تابعین اور اور سلف کے بزرگون اور
ائمہ ہی ماموں سے ایسا فعل روایت نہین کیا گیا اور یہہ جو عوام اس عمل کو مشایخونکی عملونمین سے کہتی ہین قابل توجہ کے
نہین کسواسطی کہ کسینی مشایخون کرام مین سے کہ صاحب علم اور فقیہ اور دین کے امام ہوئے ہین اسطرحپر تصریح نہین کی
اور قول و فعل بعضی لوگون غیر معتمد ونکا عمل مین نہین آسکتا بلکہ متابعت جماعت کثیرہ اہل سنت کے چاہیئی اور اگر بالفرض ایسا
عمل موجب ثواب و رقربت الہی کا ہوتا تو البتہ سلف کے بزرگ بلکہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی خود بھی اوسکے
بجالانیمین مدینہ منورہ کیطرف اختیار کرتی اسواسطی کہ کوئی مزار روئی زمین پر بزرگ زیادہ مزار فایض الانوار
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہوا اور اصحاب رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذات بابرکات کی محبت اور تعظیم کرنیمین ہم لوگونکی نسبت بہت زیادہ تہی اور ثواب اور خداکی رضامندی کے
حاصل کرنیمین بہی زیادہ حریص تہی غرض حاصل یہہ ہی کہ بعد نماز کی قبلہ کیطرفسی پہرنا اور کسی نبی
یا ولی کی مزار کی سمت تعین کرنی اور کبہی قدم نماز ادا کرنیوالونکی یا تعظیم کرنیوالونکی طرح اوسطرف چلنا
اور فروتنی یا گڑگڑاہٹ کرنی ہرگز درست نہین اور اگرچہ اس فعل کو بعضی عالمون نی کفر اور شرک بہی
کہا ہی چنانچہ روایتین اونکی لکہین جائینگی مگر حکم کفر کا بدون یقین اس بات کی کہ اس فعل کی
مرتکب نے اوس شخص کو کہ جسکی طرف اپنی تئین متوجہ کیا ہی بڑا موثر اور حاجت پوری کرنیوالا بی مدد
غیر کی جانا ہو نہین ہوسکتا لیکن اسمین شک نہین کہ یہہ فعل حرام اور گناہ کبیرہ ہی ہان اگر دو رکعتون نماز
اکتفا کری اور اونکا ثواب روح پرفتوح اوس جناب پر بخشی تو روا ہی کیونکہ ثواب نیک عملونکا باتفاق
اکثر اماموں کی میتون کی روحونکو پہنچتا ہی اور اگر دعا مانگنی مین منہہ قبلہ کیطرف ہو اللہ جلشانہ کی درگاہ
مین اوس جناب کا وسیلہ سی دعا مانگی یہہ بہی درست ہی اسواسطی کہ صالحونکا وسیلہ پکڑنا دعا مین درست ہے
اور دافع المبطلین مین جو کہ تصنیف سے ہی فاضل کامل بڑی عالم خلقت کے اور بڑی فاضل متاخرین کے
ابراہیم بیٹی محمود بلخی حنفی مذہب والیکی اللہ تعالی اوسپر رحم کری لکہا ہی کہ کیا کہتی ہین دین کی امام
کہ اللہ تعالی اون سب سی راضی ہو اوس جماعت کی حق مین کہ اونہون نی اپنی عادت کی ہی اور اوسپر
مصر ہین اور اوس سی باز نہین رہتی ہین اور دلیل پکڑتی ہین کہ بڑی بڑی شہرونمین اسطرح کرتی
ہین ہم بہی کرینگی جیسا کہ پکارنا فلانی فلانی شیخ کو اور چلنا عراقکی طرف بعد نماز کی یا فقط یہہ
قول حجت ہوتا ہی یا نہین اور یہہ فعل حرمت سے خارج ہوتا ہی یا نہین اور یہہ جماعت معذور ہوتی ہی

یا نہین بیان کرو خدا کی ہاںسی اجر پاؤگی **جواب** نہ کتبہ محمد بن محمود الکشانی رحمہ اللہ نہ کتبہ مظفر
بن محمود البلخی رحمہ اللہ نہ کتبہ محمد بن طاہر بخاری نہ کتبہ یوسف بن محمد سمرقندی نہ کتبہ مظفر بن منصور
الجانی نہ کتبہ محمد بن مظفر بن منصور البلجانی نہ کتبہ محمد بن فخرالدین الحلوانی نہ کتبہ ابراہیم بن اسمعیل
النیشاپوری نہ کتبہ محمد بن ابی البکر الہندی نہ کتبہ علی بن محمد بن قاضی حمید الدین ناگوری آو تو سیاہی
محک طالبین مین ہی زیارت قبور کی فصل مین جو کہ تصنیف ہی شیخ محمد سعید قادری کی کہ وہ مشہور تہی
سا تہہ نام عبد السلام حسام الدین حبیب اللہ علوی اموی جلالی عربی کی بعد اسکی مشہور ہوکر دی کر
رحم کری خدا تعالیٰ اونکی اوپر اور فرمایا ہی قاضی آفتاب مین وہ مذہب کہنے کہ ہم اس سی پہلی تقریر کر چکی
ہین کہ بعد نماز کی عرافکی طرف جانا کفری اور اس فعل کا کرنیوالا اور کہنی والا دونو بڑی گناہ مین شریک ہی
ایسا ہی نقل کیا گیا ہی تحقیق احکام فتوی سی مدارج السالکین مین اور جسنی جو کچہ ہتیان باندہا ہی بڑی
مشایخون پر اندا وہ انی قدمونکی بعد نماز کی عرافکی طرف وہ شخص کافری یہہ وہ لوگ ہین کہ جو انکی
دلمین ہی خدا خوب واقف ہے اور ہیٹ تو انکی پاس سی اور نصیحت کر انکو اور کہہ تو اونکی حقین بڑی درجہ کا
کہنا ہلاکت ہو جو انکی واسطی کیا دو پڑی ہین یہہ حقیقت ایمانسی اور اللہ خوب جانتا ہی فقط یہہ لکہا ہوا
بندہ مسکین محمد صدرالدین کا ہی اللہ تعالیٰ دی کتاب اوسکی دہنی ہاتہہ مین قیامت کے دن شعبان کی مہینی مین
۱۲۰۵ ہجری مین

محمد صدرالدین

سوال کیا فرماتی ہین علماء شریعت اس باتمین کہ ایک شخص نے اپنی
ہندی رسالہ مین یہہ لکہا ہی کہ بوسہ دینا قبر کا شرک ہی اور اسکو شرک فی العبادۃ کہتی ہین آیا شریعت مین
یہہ شرک ہی یا نہین اور بوسہ دینی والا قبر کا مشرک ہو جاتا ہی یا نہین اور درصورتیکہ شرک نہین ہے
تو نکلا اس صاحب رسالہ کا کیا ہی بینوا توجروا **جواب** سائل مطلب رسالہ کا نہین سمجہا مراد وسکی
اس شرک سی وہ نہین ہے کہ جس سی خروج دین سی لازم آوی اور ملت اسلام سی نکل جاوی اور وعید ان اللہ
لا یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء مین داخل ہو جاوے معاذ اللہ ایسا گمان نسبت
صاحب رسالہ کی ناشی جہل و نادانیسی ہی بلکہ مراد اوسکی اس شرک سی وہ ہے جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لا تحلفوا بآبائکم فمن حلف بغیر اللہ فقد اشرک مقصود صاحب رسالہ یہہ ہے
کہ بوسہ دینا قبر کا یہہ ایک تعظیم ہی کہ شریعت مین عبادت خاص حق سبحانہ تعالیٰ مین مقرر ہوئی جیسا
بوسہ دینا حجر اسود کا افعال حج مین پس جس شخص نے کہ سوای اوسکی کہ جو منصوص شرع مین ہی کسی قبر
کو یا کسی چوکہٹ یا کسی آستانہ کو بوسہ دیا تو اوسنی مشابہ کیا اس تعظیم کو تعظیم خاص حق سبحانہ تعالیٰ
سی اور یہہ معصیت اور حرام ہی اور ایسا ہی لکہا ہی کتب معتبرہ حنفیہ مین پس قول صاحب رسالہ کا موافق مذہب

حقیقی کی ہی اور یہہ جو بعضی روایاتین آیا ہی کہ بوسہ دینا قبر والدین یا قبر استاد کو مباح ہی یہہ بات کچی ہی لایق اعتبار کی نہین اور جو کسی اہل علم سی کبہا ایسا فعل صادر ہوا ہی تو شاید غلبہ محبت و شوقین ہوا ہوگا یا اونکی نزدیک کوئی توجیہہ ایسی کامل ہوگی کہ ہمکو اوسکی اطلاع نہین واللہ اعلم بالصواب

محمد صدر الدین ۱۲ — یہہ عمل کہ جسمین کلام ہو رہی ہین یہہ سب پیر پرستونکی عادتین اور رسمین ہین کہ اونہون نے ہندوونسی مشابہت پیدا کی ہی لیکن مسلمان مشایخ خدا کی رحمت ہووے اونپر ایسی جاہلیت کے رسمونسے الگ ہین چنانچہ خواجہ بہاؤالدین نقشبندی قدس سرہ ایک صوفی کی حقین کہ ایک قصبہ کیطرف قبر ابتہا شعر اکلا فرمایا ہی ؎ تو تا کی گور مردان را پرستی ✤ بگرد کار مردان گرد رستی ✤ اور ایسا ہی کتاب نفحات الانس مین ہی علاؤالدین عطار کی ذکر ہی

محمد جعفر

اس بری کام کا کرنیوالا اس حدیث کی مضمونمین داخل ہی یعنی من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد جو شخص نئی بات نکالی ہمارے اس دین مین اور وہ بات نہو دین سی وہ شخص مردود ہی یا وہ فعل مردود ہی

محمد قطب الدین

یہہ فعل عام لوگونکا حجت نہین

محمد مستجاب ولد اسفندار

ہو الخالق

رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ

بیشک یہہ عمل مشابہ بت پرستونکی عمل کے ہی

فتوی مولوی محمد عبد الرب صاحب واعظ دہلوی

حق سبحانہ عظم شانہ خاتمہ بالخیر کری مولانا ہمارے مولوی محمد قطب الدین صاحب کا دام ظلہ کہ وہ ہم غریبونکی واسطے ہدیہ مکہ کا لائی زاد اللہ تشریفہ الی یوم التناد سبحان اللہ کیا ہدیہ ہے کہ ہزارون ہدیے بہا اوسکی روبرو نیے بہا ہین اور لاکہون تحفی تحفہ اوسکی آگی شرمناک ہین اسواسطے کہ ہمارے رسالونکی لکہنی سی وہانکی دو سطرونکا لکہنا جو حق ہو ہزار درجہ بہتر ہی الحمد للہ علی ذلک کہ یہہ نعمت ہمکو ملی اب یہہ اگر احباب شکر گزار نہون تو افسوس ہی اور بہولے بہٹکی اگر راہ پر آوین تو بڑی خیر ہی

ہر چند ان حضرات کے تحریر کی روبرو قلم اوٹہانا نہایت بی ادبی تہی مگر بموجب ارشاد مولانا صاحب کے الا رفیق الادنی تصور کرکر ان دو چار روایتون پر اکتفا کیا فی کشف الغطاء عمن لزم للموتی دست نہ نہد بر قبر و مسح نکند آنرا و بوسہ ندہد و منحنی نشود و روبخاک نمالد کہ این عادت نصاری ست و مشایخ در منع آن تشدید بسیار دارند کذا فی عامۃ الکتب و فی تفسیر ابو اللیث وضع یدین الاباس آن گفتہ است ابو موسی حافظ گوید انچہ جمہور فقہا گفتہ از منع صحیح ست زعفرانی گفتہ و ہمین گذشتہ است انچہ عوام مردم الآن میکنند از بدعتہا منکرہ شرعا و بالجملہ شک نیست در بودن مثل این امور بدعت زائدہ بیفائدہ و تعظیم صلحا باین چیزہا تعلق ندارد چنانکہ جہال انہی و فی ترجمۃ المشکوۃ للشیخ المحقق الدہلوی مسح نکند قبر را بدست و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نشود و رو بخاک نمالد کہ این عادت نصاری ست انہی و فی شرح البخاری و بوسہ دادن قبر را و سجدہ کردن آنرا و کلہ نہادن حرام و ممنوع ست و بوسہ قبر والدین روایتی فقہی نقل میکنند و صحیح آنست کہ لا یجوز اب بہائی مسلمانو سوچو اور غور کرو کہ قبر کی بوسہ کو اور اوسکے آگی جہکنی کو اور اوپر ہاتہہ ملنی کو ان معتبر کتابونین لکہا ہی کہ عادت نصاری کی ہی اور حدیث ہی تمکو معلوم ہے من تشبہ بقوم فہو منہم پہر خدا کیواسطی اپنے کاموسے کیون نہین بچتی اللہم صل وسلم علی صاحبہ ابدا ابدا

محمد عبد الرب

فتوی مولوی محمد نذیر حسین صاحب فقیه ساکن دہلی

چه میفرمایند گروه حق پژوه علماء ورثة الانبیاء در معنی این عبارت یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله
و در ساختن این عبارت و اسماء دیگر صلحاء مثل یا بہکید یا مجدد وغیره موجب ثواب است یا موجب کفر
و ضلالت یا گناه صغیره یا کبیره و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و
مبتدعه است از کتب تفاسیر و احادیث و فقه معتبره افتا ارقام فرمایند **جواب** در صورت مرقومه
باید دانست که از خواندن یا شیخ عبد القادر شیئاً لله و یا بہکید ندا بغائب است قباحت شرکیه بچند وجه لازم
می آید اول اشراک فی العلم دوم اشراک فی التصرف که این دو وجه بعبادت متعلق است سوم اشراک
فی العبادت اما بیان وجه اول و دوم پس صفت احاطه علمی چه از دور و چه از نزدیک سراً و جهراً و آن
از هر داعی و ذاکر بالسنه مختلفه دانستن خاصه خدا تعالی است که باین صفت موصوف و مختص است همچنین
صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع و دفع ضرر و نقصان و بلا خاصه ذات باریست چه اصول
شرکیه است یا بذات او سبحانه تعالی می باشد یا در عبادت یا صفات مانند علم و سمع و بصر وغیره
و کسی از مخلوق با وی تعالی مشارک نیست درین چیزهای مذکوره و عالم الغیب مطلق اوست جل شانه
کما قال الله تعالی وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانعام قال فی المدارک فاراد انه هو المتوصل
الی المغیبات وحده لا یتوصل الیها غیره انتهی ما فیه و هکذا فی التفسیر النیشاپوری قال الله تعالی قل
لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا الله الایة و لیکن هرگاه کسی از مقبولان درگاه خود را
احیاناً بر غیبات مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نه و او تعالی آنحضرت صلی الله علیه وسلم را با وجود
وفضل همه کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین والاخرین گردانید باینهمه تعلیم فرمود قل لا املک
لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء الله ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر و
بشیر لقوم یؤمنون الایة و ازین آیة کریمه صاف واضح گردید که قدرت بنده قاصر و علم وی قلیل و
صفت بنده همین است چه هر که بنده باشد صفتش همین خواهد بود و به ندانستن علم غیب نقصان و عیب نیست
بان بنده کامل و مکمل امر به اظهار العبودیة حتی لا ینسب الیه النقص ولا یعاب من قبل عدم العلم بالغیب
فقال قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الی آخره الایة وفیه ان قدرته قاصرة وعلمه قلیل وکل من کان
عبداً کان کذلک القدرة الکاملة والعلم المحیط لیس الا لله تعالی قال الکلبی ان اهل مکة قالوا الا یخبرک
ربک بالسعر الرخیص قبل ان یغلو فتشتری فتربح وبالارض التی ترید ان تجدب فترتحل عنها الی ما قد
اخصبت فانزل الله تعالی هذه الایة فالمراد بالخیر فی قوله تعالی لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر

وهو جلب منافع الدنيا وخيراتها من الخصب والارباح والاكتساب وقيل المراد به ما يتوصل بامر الدين نحو
لو كنت اعلم ان الدعوة الى الدين الحق تؤثر في هذا ولا تؤثر في ذاك فكنت اشتغل بدعوة هذا دون ذلك
الى آخر ما في النيشاپوري ومن ابن عباس رض هكذا في معالم التنزيل مثل قول الكلبي ويلزم من كون
غيره غير متصرف في ملكه بوجه من الوجوه الا بامره كونه عالما بالكل وكون غيره غير عالم بالكل الا باعلامه
الى آخر ما في التفسير النيشاپوري وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا ادري وانا رسول الله
ما يفعل بي ولا بكم رواه البخاري والحكم بطريق الاعم هو بوجه الاتم والمراد من الامور الدنيوية بالنسبة اليه
صلى الله عليه وسلم وهي الجوع والعطش والشبع والري والمرض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامة
الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد نفي الغيب عن نفسه وانه لم يطلع على الكون فيه خير او شر ولا مطلع على المقدور ولغيره المكون
من امره وامر غيره لانه متردد في امره غير متيقن بنجاته لما صح من الاحاديث الى آخر ما في المرقات شرح
المشكوة لملا علي القاري مختصرا وكذا في الطيبي ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا المغيبات من الاشياء الا ما علمهم الله
احيانا وذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالى قل لا يعلم
من في السموات والارض الغيب الا الله كذا في المسايرة للشيخ ابن الهمام كذا في شرح فقه اكبر لملا علي القاري
وفي الخانية والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد النكاح ويكفر باعتقاد ان النبي صلى الله عليه وسلم
يعلم الغيب انتهى ما في البحر الرائق في كتاب النكاح ومولانا شاه عبد العزيز قدس سره در تفسير سورهٔ مزمل
مى فرمايند كه متقرب اليه را دو چيز بايد اول احاطهٔ علمى باذكار قلبيه ولسانيه ذاكرين باوصف تخالف
الكنه وازمنه ومدارك والسنه تا ذكر قلبى و لسانى هر ذاكر را معلوم كند دوم قوت نزديك شدن ودر مدركه
او درآمدن واثر پيدا كردن وحكم وصفت او پيدا كردن كه در عرف شرع انرا دنو وتدلى ونزول وقرب نامند
اين دو صفت خاصهٔ ذات پاك تعالى است هيچ مخلوق را حاصل نيست آرى بعضى كفره در حق بعضى معبودان
خود واز پيرپرستان از زمرهٔ مسلمين در حق پيران خود امر اول ثابت ميكنند ووقت احتياج بهمين
اعتقاد بانها استعانت مى نمايند انتهى ما في التفسير العزيزي پس ازين معلوم شد كه ورد يا شيخ عبد القادر
شيئا لله ويا بهيكه بجهت حاجت خواستن ودفع مرض وبلا جستن ازين بزرگان رحمهم الله تعالى از مسافت
بعيده قطع نظر از نزد قبر كه بيانش خواهد آمد جايز نيست كه درين شرك لازم مى آيد كه علم غيب بمخلوق ثابت
كردن است وازين اشراك في العلم مى شود بهر حال همچنين هرگز نبايد كرد كه ازين اشراك پيدا مى شود چنانكه
از آيات كريمه واحاديث وكتب عقائد هويدا گرديد پس هركه همچنين اعتقاد در بزرگان دارد كه نداى من از
دور ميشنوند هر آن ازين جهت وظيفه اين كلمه ميدارد مشرك است پس او نماز نبايد خواند ودر تفسير بيضاوى

ازدی فقال النبی صلی الله علیه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال یسبح حتی عرف فی وجوه اصحابه یعنی شروع بتسبیح
میکرد آنحضرت صلی الله علیه وسلم تا آنکه شناخته شد از غضب بروی های اصحاب وی یعنی صحابه بغضب آنحضرت صلعم
متاثر شدند امادر رویهای ایشان نیز اثر آن ظاهر شد ثم قال ویحک پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم
وای بر تو عجیبست از تو انه لا یستشفع بالله علی احد بدرستیکه شان این ست که طلب شفاعت کرده نمیشود خدا
بر احدی یعنی او تعالی شفیع گردانیده نمیشود بر کسی که شفاعت از ان کسی خواهد زیرا که مرتبه شفیع کمتر می باشد
از انکسی که ازو شفاعت میخواهد آتدری ما الله یعنی تو میدانی که چیست خدا وصفت وعظمت او چیست
آن عرشه علی سمواته بکذا وقال باصابعه مثل القبة علیه وانه لیئط به اطیط الرحل بالراکب یعنی بدرستیکه
عرش او بابر داشت عظمت ووسعت او هر آئینه آواز میکند مانند آواز پالان شتر بسوار یعنی عاجز می آید
عرش از بر داشت عظمت او تعالی واین تصویر وتمثیل عظمت الهی است بقدر فهم اعرابی پس برای
قبولیت دعا وطلب حاجت روائی از کسی بزرگ ولی وشهید خدای تعالی را شفیع آوردن باین طور نشاید که
از ان بزرگ بشفاعت خدای تعالی حاجت خواستن وچنانکه نستشفع بالله علیک تا آخر بر آن مشعر است که
درین محض بی ادبی او می شود ع از خدا خواهیم توفیق ادب + بی ادب محروم شد از فضل رب
+ ومنشور لامع النور وما قدروا الله حق قدره نیز براین برهان قاطع است وقاضی ثناء الله رحمه الله در
ترجمه ارشاد الطالبین که کتاب عظیم الشان هست میفرماید مسئله دعای از اولیا مردگان یا زندگان
واز اغنیا جایز نیست رسول فرمود صلی الله علیه وسلم الدعا هو العبادة یعنی دعا خواستن از خدا عبادت است
پستر این آیة خوانده وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین
حق تعالی میفرماید دعا کنید مرا من قبول کنم برای شما دعا را بدرستیکه کسانیکه تکبر میکنند از عبادت من قریب است
که داخل خواهند شد در جهنم ذلیل وخوار مسئله چنانچه جهال میگویند یا شیخ عبد القادر گیلانی شیئا لله یا
خواجه شمس الدین ترک پانی پتی جایز نیست واگر گوید الهی بحرمت خواجه شمس الدین پانی پتی مضایقه ندارد
حقتعالی میفرماید والذین تدعون من دون الله عباد امثالکم یعنی آنکسانیکه شما دعا میخواهید سوای خدا آنها
بندگان شما اند انها را چه قدرت است که حاجت کسی بر آرند اگر کسی گوید که این در حق کفار است که بتان را یاد میکردند
گفته شود که لفظ عام است وعموم لفظ معتبر است نه خصوص محل انتهی بهر صورت ازین کلمه گفتن قباحت در حق است
پیش می آید که اجتناب ازین ضرور است وباین اشاره در در مختار از شرح وهبانیه آورده ومن قال شیئا لله
بعض یکفر ویخشی علیه الکفر بعض لقید انتهی ما فیه وحاشیه پس مناسب این است که این طور بگوید یا الله شیئا
لشیخ عبد القادر جیلانی ره یعنی یا خداوندا عطا کن ودیده مرا به برکت شیخ عبد القادر رحمة الله علیه این طریق جواز است

چه درے خواستنی از خدای تعالیٰ بحرمت فلان یا بسبب فلان مباح است وبحق فلان نشاید که حق خدا بر خدا نیست چنانکه در ہدایہ وشرح وقایہ ودیگر کتب حنفیہ مذکور است واللہ اعلم بالصواب فاعتبروا یا اولی الالباب کتبہ العبد الضعیف طالب الحسنین فی الدارین محمد نذیر حسین عفا اللہ عنہ رب المشرقین والمغربین بجاہ سید الثقلین امام القبلتین والحسن والحسین صلی اللہ علیہ وسلم فی الملومین +

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم +

بعد حمد وصلوۃ کی مسکین محمد قطب الدین بہائی مسلمانونکی خدمت مین عرض کرتا ہی اے بہائیون اللہ تعالی تمپر اور رحم کری ایک بات نصیحت کی لکہتا ہون اسکو دہیان سی سنو اور دیکہو اور دلمین جماؤ کہ ہر امر مین اطاعت اللہ تعالی کی اور اوسکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کرو اور اونکی سنت کو دوست رکہو کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ یعنی جسنی دوست رکہا میری سنت کو پس بتحقیق دوست رکہا مجکو اور جسنی دوست رکہا مجکو ہوگا میری ساتہہ بہشت مین سبحان اللہ زہی نصیب اونکی کہ جو اپنی رسول مقبول شفیع المذنبین کی چرن برداری مین حاضر ہون ایسی جگہہ کہ جسکی آرزو ہر کوئی رکہتا ہی اور اوس میدان محشر مین کہ اوس وقت مین سوائے حضرت کے سب نفسی نفسی کہتے ہونگی اونکی شفاعت سے بہرہ یاب ہون اور جتنی گناہ اور بدعات ہہین اونسی پرہیز کرو خصوصاً تعزیہ داری اور شدی اور علم وغیرہ نکالنی سی کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کوئی شی یا بات نکالی ہمارے امر دین مین کہ وہ بات امر دین سی نہو تو پس وہ مردود ہے اور تعزیہ وغیرہ کا منع ہونا قرآن شریف سی بہی نکلتا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون یعنی ای ایمان والو شراب اور جوا اور انصاب اور پالسی گندہ ہین کام مین شیطان کی سو انسی بچتی رہو شاید تمہارا بہلا ہو اور انصاب کے معنی ملا علی رح نی یہہ لکہی ہین کل ما نصب واعتقد تعظیمہ من الحجر والشجر فہو النصب یعنی جو چیز کہڑی کی جاوے اور اعتقاد کیجاوے تعظیم اوسکی خواہ وہ چیز پتہر ہو یا درخت وہ نصب ہے اور صاحب مجالس نی لکہا ہی والانصاب جمع نصب وہی کل ما نصب وعبد من دون اللہ تعالی من شجر وحجر او قبر او غیرہ ذالک والواجب ہدم ذالک کلہ ومحو اثرہ یعنی انصاب جمع نصب کے ہی اور وہ تمام وہ چیزین ہین کہ قائم کیجاوین اور پوجی جاوین سوائے اللہ کے قسم درخت یا پتہر یا قبر یا غیر اوسکے سی اور واجب ہے ڈہا دینا ان سبکا اور مٹا دینا نشان انکیکا اور فرمایا اللہ تعالی نی تعبدون ما تنحتون واللہ خلقکم وما تعملون یعنی کیا پوجتی ہو تم اوس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتی ہو تم لفظ ما تنحتون سے رد تعزیہ اور مینڈہی اور پہریرے وغیرہ کا معلوم ہوتا ہی اسلیئی کہ تفسیر جلالین مین اسکی معنی یہہ لکہی ہین کہ جو چیز تراشتی ہو پتہر وغیرہ سی اصنام وغیرہ مین سے

۲۱۷۱۹

داخل ہین کہ کہباج وغیرہ کی تراش کہ بناتی ہین اور پوجتی ہین پہر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہی چہڑیکو کہڑا
کرکر اوسکی آگی مالیدہ وغیرہ رکہتی ہین مثل بتون کی یا مدار یا سالار یا خواجہ پکارتی ہین اور میدی کی شتر
والی اکثر حاجتی کہلاتی ہین شام کو ڈفالی اوسکی آگی کہڑی ہوکر کچہہ گا بجا کر سجدی کرتی ہین اونکی ہتہا
بعضی جاہل بہی سجدہ کرتی ہین ایسی ہے حضرت پیران کی مینہدیکو موجب برکت کا جانتی ہین مالیدہ وغیرہ
اوسکی آگی بہی رکہتی ہین دعائین کرتی ہین یا پیر دستگیر فلانا کام ہمارا ہوجاوی اور بعضی جاہل اوسکو سجدی کرتی ہین
ربا تعزیہ اوسکو بہی باعث برکت وسلامتی کا سمجہتی ہین اور کوئی سجدی کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا چڑہاتا ہی کانچ کا
کوئی روٹی کاغذکی یہہ کہکر یا امام اگر ہماری ہان بیٹا ہوگا یا روٹی رزق ملیگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑہاتینگے
پہر اللہ تعالی کی محض عنایت سے جو کچہہ ملجاتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑہاتی ہین جیسی مشرک بتونکو فی الجملہ کارخانہ
خدا مین متصرف جانتی ہین سجدی وغیرہ کرتی ہین ویسی ہی یہہ بہی سمجہتی ہین اور کرتی ہین پہر اگر کوئی کہی کہ صاحب
یہہ ویسی کیونکر ہوئی یہہ اونکو خدا تہوڑا ہی جانتی ہین تو اسکا جواب یہہ ہی کہ کلام الہی مین غور کرنی چاہئی اوس وقت
کی مشرک بہی بتونکو بعینہ خدا نجانتی تہی بلکہ کہتی تہی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفا یعنی ہم انکو سیلئی پوجتی
ہین کہ اللہ کی نزدیک کردینگی ہمکو سوہی ان چیزونکی پوجنی والی کہتی ہین کہ ہم اللہ کی پیاری بندی جانکر اونسی
ایسی معاملے کرتی ہین تو اللہ سی ہماری عرض داشت کرین اور بعضی کہتی ہین کہ ہم ایسا امین رضا کی نام کی تعظیم تعزیہ
وغیرہ کی کرتی ہین جواب اونکا یہہ ہے کہ شرع شریف مین نام کسیکا لگ جانیسی خلاف شرع چیز لایق تعظیم کی نہین ہوجاتی
بدلیل اسکی کہ گوسالہ کو اوسکی پجاری اللہ کہتی تہی اور حضرت موسی علیہ السلام نی فرمایا وانظر الی الہک الذی ظلت
علیہ عاکفا لنحرقنہ ثم لننسفنہ فی الیم نسفا یعنی اور دیکہہ طرف معبود اپنی کی کہ جسپر سارے دن لگا بیٹہا تہا ہم اوسکو جلاویگی
پہر بکہیرینگی دریا مین اوڑا کر ایس اگر نام لگ جانیسی کوئی چیز لایق تعظیم کی ہوتی تو حضرت موسی علیہ السلام وسکی
ضرور رعایت کرتی کبہی ایسا نکہتی کیونکہ خدا کا نام اوسکو لگ گیا تہا اور یہہ ہر شخص جانتا ہی کہ خدا کی برابر کوئی
معظم ومکرم نہین جب اوسکی نام پاک لگنی سی وہ گوسالہ لائق تعظیم کی نہوا تو اور کسی بزرگ کی نام لگنی سی تعزیہ وغیرہ
کیونکر لائق تعظیم کی ہو جسکو کچہہ بہی عقل ہوگی وہ آپ مین غور کرکر کبہی خلاف شرع چیزونکی تعظیم نکریگا اور اسکی اور
بہت نظائر ہین بخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا اور تعزیہ مینہدی کی باب مین بہی آپکی طرف سے فقط نہین لکہا ہی مولنا
عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی بہی تحریرین اونکی جواب استفتا وغیرہ مین موجود ہین اللہ تعالی سب مسلمان بہائیون کو
راہ حق ہدایت کرے اور گمراہی سی بچاوے اس خیرخواہ خلائق نی فقط مسلمانونکی خیرخواہی کی لئی یہہ لکہا ہی کہ شرک
بہت ہی بڑی بلا ہی فرماتا ہی پاک پروردگار ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ
شرک کو نہین بخشیگا اور سوائی شرک کی جسکی لئی چاہیگا بخشدیگا اور جا بجا قرآن شریف مین شرک کی مذمت وارد ہے

حمد وللہ کہ چند استفتی برای افادہ مسلمانان در مطبع مصطفائی دہلی باہتمام محمد حسین خان ابن تاریخ یازدہم شوال سنہ ۱۲ہجری صورت انطباع یافت